سپریم کورٹ رپورٹس (1999) SUPP. 1 ایس سی آر

پی۔اے۔احمد ابراہیم

بنام

فوڈ کارپوریشن آف انڈیا

17 اگست 1999

[ڈی۔پی۔وادھوا اور ایم۔بی۔شاہ، جسٹسز]

ثالثی ایکٹ، 1940-دفعہ 20-عدالت کے ذریعہ ثالث کا تقرر-دائرہ کار اور دائرہ اختیار-اپیل کنندہ نے ثالثی کی شق کے ساتھ مدعاعلیہ کے ساتھ معاہدہ کیا-دفعہ 20 کی ذیلی دفعات (2) اور (1) عدالت کو حکم جاری کرنے کا حکم دیتی ہیں یا تو معاملے کو ثالثی کے پاس بھیجنے یا اسے مسترد کرنے کا حکم دیتی ہیں اور درخواست دہندگان کے حق میں حکم جاری کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے-لہذا دفعہ 20 کے تحت درخواست مقدمہ نہیں ہے۔آرڈر 6 رول 17 کی دفعات کا اطلاق کرتے ہوئے، مقدمہ کا ادارہ ہونا ضروری ہے-مختلف قوانین کی دفعات کے تحت دائر کی گئی کسی بھی درخواست کو اس وقت تک مقدمہ کے طور پر نہیں سمجھا جا سکتا جب تک کہ مذکورہ ایکٹ میں کسی اور طرح سے فراہم نہ کیا گیا ہو کیونکہ اس سے دوسرے فریق کو سنگین تعصب کا سامنا کرنا پڑے گا-ایسی صورت میں عدالت سی پی سی کی دفعہ 151 کے تحت بنیادی دائرہ اختیار کا سہارا نہیں لے سکتی کیونکہ یہ ایکٹ کے تحت مقرر کردہ طریقہ کار کو منسوخ کر دے گی-درخواستوں میں ترمیم نہیں کی جائے گی۔زیر التوا مقدمے کے تحت عدالت کے داخلی اختیارات-کب استعمال کیا جائے-ضابطہ دیوانی 1908، آرڈر 6 رول 17، دفعہ 151۔

اپیل کنندہ نے مدعاعلیہ کے ساتھ اپریل 1973 سے اپریل 1975 تک اناج کی لوڈنگ، ان لوڈنگ اور نقل و حمل کا کام انجام دینے کا معاہدہ کیا۔مدعاعلیہ کے پاس معاہدے کے تحت معاہدے میں ایک سال کی توسیع کا اختیار تھا، اور مدعاعلیہ نے اپیل کنندہ کو مطلع کیا کہ وہ معاہدے کی مدت کو اصل معاہدے کی

مدت سے آگے بڑھانے کے لئے تیار اور تیار نہیں ہے۔ معاہدے میں ثالثی کی شق بھی تھی۔ اپریل 1978 میں اپیل کنندہ نے مدعا علیہ سے کچھ رقم کی وصولی کے لئے مقدمہ دائر کیا جو معاہدے کی مدت کے لئے زیر التوا بلوں، زر ضمانت وغیرہ کی وجہ سے واجب الادا رقم ہے۔ اس کے برعکس مدعا علیہ نے اپریل 1978 میں ثالثی ایکٹ کی دفعہ 20 کے تحت بعض تنازعات کا حوالہ دینے کے لئے ثالث کی تقرری کے لئے درخواست دائر کی۔ مدعا علیہ نے ان کے خلاف اپیل کنندہ کی طرف سے دائر مقدمے پر روک لگانے کے لئے ایکٹ کی دفعہ 34 کے تحت عبوری درخواست بھی دائر کی۔ ٹرائل کورٹ نے مدعا علیہ کی جانب سے دائر درخواست کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا کہ یہ قابل سماعت نہیں ہے کیونکہ درخواست ثالثی معاہدے کے اندر آنے والے فریقین کے درمیان کسی بھی تنازعہ یا اختلاف کو ظاہر کرنے میں ناکام رہی ہے۔ اپیل پر عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے یہ کہتے ہوئے اسے خارج کر دیا کہ ٹرائل کورٹ نے ثالثی ایکٹ کی دفعہ 34 کے تحت مقدمہ پر روک لگانے سے انکار کرتے ہوئے اپنے دائرہ اختیار کا صحیح استعمال کیا ہے۔

مارچ 1986 میں مدعا علیہ نے ثالثی ایکٹ کی دفعہ 20 کے تحت زیر التوا درخواست میں ترمیم کے لئے درخواست دائر کی تاکہ اسے اپیل کنندہ کے خلاف کچھ رقم کی وصولی کے لئے مقدمے کے طور پر تبدیل کیا جا سکے، جسے ٹرائل کورٹ نے مسترد کر دیا۔ مدعا علیہ نے عدالت عالیہ کے سامنے نظر ثانی کی درخواست دائر کی جسے دفعہ 151 ضابطہ دیوانی کے تحت اس کے بنیادی دائرہ اختیار کا سہارا لیتے ہوئے منظور کیا گیا۔ لہذا یہ اپیل۔

اپیل کی منظوری دیتے ہوئے عدالت

ثالثی ایکٹ کی دفعہ 20 کے تحت درخواست میں حتمی حکم جاری کرنا ضروری ہے یا تو اس معاملے کو ثالثی کے پاس بھیجنا ہے یا اسے مسترد کرنا ہے اور درخواست دہندہ کے حق میں کوئی حکم جاری کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا دفعہ 20 میں کہیں بھی یہ نہیں کہا گیا ہے کہ تنازعہ کو ثالث کو بھیجنے کے لئے دائر درخواست کو ضابطہ دیوانی کے تحت زیر غور ایک دلیل سمجھا جائے۔ لہذا، اسے ایک سادہ خیال نہیں سمجھا جا سکتا۔ آرڈر 6 رول 17 کی دفعات کو لاگو کرنے سے پہلے، مقدمہ کا ادارہ ہونا ضروری ہے۔ مختلف قوانین کی دفعات کے تحت دائر کی گئی کسی بھی درخواست کو مقدمہ یا درخواست کے طور پر نہیں سمجھا جا سکتا جب تک کہ مذکورہ ایکٹ میں دوسری صورت

میں فراہم نہ کیا جائے۔کسی بھی صورت میں، ترمیم کارروائی کا ایک بالکل نیا سبب متعارف کرائے گی اور مقدمے کی نوعیت کو تبدیل کرے گی۔ یہ ایک بالکل مختلف کیس متعارف کرائے گا جو تنازعہ کو ثالث کو بھیجنے کے لئے درخواست میں کی گئی درخواست سے مطابقت نہیں رکھتا ہے۔ بادی النظر میں اس طرح کی ترمیم سے اپیل کنندہ کی اس دلیل کو شدید نقصان پہنچے گا کہ مدعا علیہ کے مبینہ رقم کی وصولی کے دعوے کو حد کی مدت تک روک دیا گیا تھا کیونکہ اس بات کی نشاندہی کی گئی تھی کہ مذکورہ رقم کی وصولی کے لئے کارروائی کی وجہ سال 1975 میں سامنے آئی تھی اور ترمیمی درخواست 30.03.1986 کو دائر کی گئی تھی۔ایسے معاملوں میں ضابطہ دیوانی کی دفعہ 151 کے تحت عدالت کے داخلی دائرہ اختیار کو استعمال کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ اس سے ضابطہ دیوانی کے تحت طے شدہ طریقہ کار ختم ہو جائے گا۔[502-ای-ایف-جی-ایچ؛503-اے].

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : دیوانی اپیل نمبر 63 آف 1990۔

1987 کے سی آر پی نمبر 494 میں کیرالہ عدالت عالیہ کے 14.7.88 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ٹی ایل وشوناتھ ایر، ای ایم ایس انعم اور فضلین انعم شامل ہیں۔

جواب دہندہ کی طرف سے ایس کے گمبھیر۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا

جسٹس شاہ، سی آر پی نمبر 494 / 87 میں 14 جولائی 1998 کے حکم کے ذریعے کیرالہ عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج نے ضابطہ دیوانی کی دفعہ 115 کے تحت دائر دائرہ اختیار کا استعمال کرتے ہوئے مدعا علیہ کو ثالثی ایکٹ، 1940 کی دفعہ 20 کے تحت 4.4.1978 کو دائر درخواست میں ترمیم کرنے کی اجازت دی ہے۔اسی کو اس میں دعوی کی گئی رقم کی وصولی کے لئے مقدمے کے طور پر تبدیل کریں۔ 30.3.1986 کو مدعا علیہ کارپوریشن نے ایکٹ کی دفعہ 20 کے تحت زیر التوا درخواست میں ترمیم کے لئے 1986 کے آئی اے نمبر 885 کے طور پر ایک عبوری درخواست دائر کی تاکہ رقم کی وصولی کے لئے

ضابطہ دیوانی کے آرڈر 7 رول 1 کے تحت اسے ایک درخواست میں تبدیل کیا جاسکے۔ٹرائل کورٹ نے اس درخواست کو مسترد کر دیا تھا۔عدالت عالیہ نے ٹرائل کورٹ کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے ضابطہ فوجداری کی دفعہ 151 اور آرڈر 6 رول 17 کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے اس کی اجازت دی۔اس اپیل کو دائر کر کے اس حکم کو چیلنج کیا جاتا ہے۔

یہ اپیل کنندہ کا معاملہ ہے کہ اپیل کنندہ نے مدعاعلیہ کے ضلع منیجر،فوڈ کارپوریشن آف انڈیا،پال گھاٹ، ریاست کیرالہ کے ساتھ 4اپریل، 1973 سے 4اپریل، 1975 تک پال گھاٹ میں مدعاعلیہ کے گوداموں میں یا اس کے آس پاس اناج کی لوڈنگ، ان لوڈنگ اور نقل وحمل کا کام ٹینڈر دستاویز میں درج شرائط وضوابط کے تحت کرنے کا معاہدہ کیا تھا۔معاہدے میں ایک آپشن شق شامل تھی جس نے مدعاعلیہ کو معاہدے میں ایک سال کی توسیع کا یکطرفہ اختیار دیا۔یہ بھی تسلیم کیا جاتا ہے کہ معاہدے میں تنازعہ کی صورت میں ثالثی کے لئے ایک شق شامل تھی۔معاہدے کی میعاد ختم ہونے سے پہلے اپیل کنندہ نے مدعاعلیہ کو 16 اپریل 1974 کو مطلع کیا کہ وہ معاہدے کی مدت کو اصل معاہدے کی مدت سے آگے بڑھانے کے لئے تیار اور تیار نہیں ہے جو 3اپریل 1975 کو ختم ہونے والی تھی۔مراسلے کی بنیاد پر مدعاعلیہ کارپوریشن نے 4 اپریل 1975 سے شروع ہونے والی مدت کے لئے نئے ٹینڈر طلب کیے۔

اس کے بعد، 3.4.1978 کو، اپیل کنندہ نے دیوانی مقدمہ نمبر 1978 کے او ایس 130 میں پالگھاٹ کے ماتحت جج کی عدالت کے سامنے 4.4.1973 سے 3.4.1975 تک زیر التوا بلوں، زرضمانت وغیرہ کی مد میں واجب الادا رقم کی وصولی کے لئے مدعاعلیہ سے 2,05,921.90 روپے کی وصولی کی گئی۔

اس کے خلاف مدعاعلیہ نے ثالثی ایکٹ، 1940 کی دفعہ 20 کے تحت 4.4.1978 کو پالگھاٹ کے ماتحت جج کے سامنے عرضی (اصل مقدمہ نمبر 107/78) دائر کی اور درخواست کی کہ (1) معاہدہ دائر کیا جائے۔(ii) ایک ثالث مقرر کیا جائے اور اسے ہدایت کی جائے کہ وہ قانون کے مطابق تنازعہ کا فیصلہ کرے اور (3) اخراجات اور اس طرح کی مزید راحت کے لئے ہدایت کرے۔مدعاعلیہ کارپوریشن نے 1978 کے سول مقدمہ نمبر 130 میں ثالثی ایکٹ کی دفعہ 34 کے تحت 1978 کی ثالثی درخواست نمبر

1406 کے تحت مزید کارروائی پر روک لگانے اور تنازعہ کو ثالث کو بھیجنے کے لئے ایک درخواست بھی دائر کی۔ ٹرائل کورٹ نے مذکورہ درخواست کو ناقابل سماعت قرار دیتے ہوئے خارج کر دیا کیونکہ درخواست ثالثی معاہدے کے اندر آنے والے فریقین کے مابین کسی بھی تنازعہ یا اختلاف کو ظاہر کرنے میں ناکام رہی۔ اس حکم کے خلاف مدعاعلیہ کارپوریشن نے کیرالہ عدالت عالیہ میں 1980 کے ایم ایف اے نمبر 661 کے طور پر اپیل دائر کرنے کو ترجیح دی۔ یکم اپریل 1985 کے حکم کے ذریعہ عدالت عالیہ کی ڈویژن بنچ نے مذکورہ اپیل کو یہ کہتے ہوئے خارج کر دیا کہ ٹرائل کورٹ نے ثالثی ایکٹ کی دفعہ 34 کے تحت مقدمہ پر روک لگانے سے انکار کرتے ہوئے اپنے دائرہ اختیار کا صحیح استعمال کیا ہے۔

اس کے بعد 13 مارچ 1986 کو مدعاعلیہ نے ثالثی ایکٹ کی دفعہ 20 کے تحت زیر التوا درخواست میں ترمیم کے لئے درخواست دائر کی تاکہ اسے مقدمہ میں تبدیل کیا جاسکے اور اپیل کنندہ سے 1,74,067.08 روپے کی رقم کی وصولی کی درخواست کی جائے۔ پالگھاٹ کے پرنسپل سب جج نے مذکورہ درخواست کو یہ کہتے ہوئے خارج کر دیا کہ ثالث کی تقرری کے تنازعہ کو اب رقم کی وصولی کے لئے مقدمہ میں تبدیل کرنے کی کوشش کی گئی ہے جس کی اجازت نہیں دی جاسکتی ہے کیونکہ اس سے مقدمہ کی نوعیت اور کردار تبدیل ہو جائے گا اور اس بنیاد پر بھی کہ مدعاعلیہ کے دعوے کو محدود مدت تک روک دیا گیا تھا کیونکہ مدعا علیہ کے ذریعہ دعوی کیا گیا مبینہ قرض بن گیا تھا، 3 اپریل 1976 کو ہونے والا ہے۔

اس حکم کے خلاف مدعاعلیہ نے نظرثانی کی درخواست کو ترجیح دی جس کی اجازت فاضل واحد جج نے اپنے الفاظ میں اس طرح دی تھی کہ ایک ثالث کی حیثیت سے صرف عدالتی اختیارات کا ایک تفویض ہوتا ہے جو بنیادی طور پر ریاست کی ملکیت ہوتی ہے۔ مختصر یہ کہ عدالتیں عدالتی اختیارات کے ذخیرے ہیں، جو اس اختیار کی مالک ریاست کی طرف سے اختیارات کی منتقلی سے مشروط ہیں۔ یہاں ثالثی کے قانون کی مطابقت آتی ہے جو بنیادی طور پر مواد میں طریقہ کار ہے۔ مختصر یہ کہ یہ نہ صرف عدالت کا استحقاق ہے بلکہ یہ بھی فرض ہے کہ وہ اس تعطل کو دور کرے اور ان کے حقوق کے خاتمے کے ذریعے فریقین کی مدد کے لیے آگے آئے۔ اس کے بعد فاضل جج نے فیصلہ سنایا کہ مقدمہ نمبر 2018۔ مدعاعلیہ کی جانب سے قائم کردہ 1978 کے او ایس 107 میں وہ تمام تفصیلات شامل ہیں جو باقاعدہ مقدمے میں شامل ہونی چاہئیں، چاہے مقدمہ دفعہ 20 کے تحت ہو یا باقاعدہ مقدمہ، کارروائی کی وجہ ایک ہی ہوگی، دفعہ 20 کے تحت دائر مقدمے اور باقاعدہ مقدمے

میں فرق صرف ان ریلیفوں کے حوالے سے ہے جن کے لیے درخواست کی گئی ہے، دفعہ 20 کے تحت مقدمہ باقاعدہ مقدمے کی نوعیت کا ہے۔ترمیم دوسرے فریق کے لئے تعصب کا سبب نہیں بنے گی جس کی قیمت کے لحاظ سے تلافی نہیں کی جاسکتی ہے۔ یہ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ ترمیم کی اجازت دے کر مدعی کو کسی ایسے مقصد کے خلاف احتجاج کرنے کی اجازت دی جاتی ہے جس پر پابندی عائد کی گئی ہو۔فاضل جج نے دفعہ 151 ضابطہ دیوانی کے تحت بھی داخلی دائرہ اختیار کا سہارا لیا اور کہا کہ انصاف کے مفاد میں ترمیم کی منظوری دینے کی ضرورت ہے۔

مندرجہ بالا حکم کو پڑھنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ فاضل جج نے ثالثی ایکٹ کی دفعہ 20 کی دفعات کی تصدیق نہیں کی ہے۔ذیلی دفعہ (2) میں کوئی شک نہیں ہے کہ مذکورہ درخواست تحریری طور پر ہوگی اور اسے مقدمے کے طور پر نمبر دیا جائے گا اور رجسٹر کیا جائے گا لیکن اس کے ساتھ ہی، اسے ضابطہ سول پروسیجر کے تحت دائر کردہ ایک درخواست کے طور پر بیان نہیں کیا جاسکتا ہے۔ذیلی دفعہ (1) کی زبان واضح ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ثالثی معاہدے کی صورت میں" معاہدے کے موضوع یا اس کے کسی حصے کے حوالے سے کسی مقدمے کے قیام سے پہلے... "،کوئی بھی شخص اس عدالت میں درخواست دے سکتا ہے جس کا تعلق معاہدے سے ہے، اس معاہدے کو عدالت میں دائر کیا جائے۔اس کا واضح مطلب یہ ہوگا کہ یہ مقدمہ کے قیام سے پہلے کا مرحلہ ہے اور مقدمہ نہیں ہے۔مذکورہ دفعہ کے تحت جب دوسرے فریق کو نوٹس دیا جاتا ہے اور اگر کوئی مناسب وجہ نہیں دکھائی جاتی ہے تو عدالت حکم دے گی کہ معاہدہ عدالت میں دائر کیا جائے اور معاملے کو ثالثی کے لئے فریقین کی طرف سے مقرر کردہ ثالث یا عدالت کی طرف سے مقرر کردہ ثالث کے پاس بھیج دیا جائے۔مذکورہ درخواست کا فیصلہ کرنے کا طریقہ کار مقدمہ کا فیصلہ کرنے سے مختلف ہے۔مذکورہ درخواست میں حتمی حکم جاری کرنے کی ضرورت ہے یا تو معاملے کو ثالث کے پاس بھیج دیا جائے یا اسے مسترد کردیا جائے اور اپیل کنندہ کے حق میں کوئی حکم جاری کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔دفعہ 20 میں کہیں بھی یہ نہیں کہا گیا ہے کہ تنازعہ کو ثالث کے پاس بھیجنے کے لئے دائر درخواست کو ضابطہ دیوانی کے تحت غور کے مطابق ایک دلیل کے طور پر سمجھا جائے گا۔لہذا، اسے واضح نہیں سمجھا جاسکتا ہے۔

مزید برآں، آرڈر 6 رول 17 کی دفعات کو لاگو کرنے سے پہلے، مقدمہ کا ادارہ ہونا ضروری ہے. مختلف قوانین کی دفعات کے تحت دائر کی گئی کسی بھی درخواست کو مقدمہ یا درخواست کے طور پر نہیں سمجھا جا سکتا

جب تک کہ مذکورہ ایکٹ میں دوسری صورت میں فراہم نہ کیا جائے۔کسی بھی صورت میں، یہ ترمیم کارروائی کی مکمل طور پر نئی وجہ متعارف کرائے گی اور مقدمے کی نوعیت کو تبدیل کرے گی۔ یہ ایک بالکل مختلف کیس بھی پیش کرے گا جو تنازعہ کو ثالث کو بھیجنے کے لئے درخواست میں کی گئی درخواست سے مطابقت نہیں رکھتا ہے۔ بادی النظر میں اس طرح کی ترمیم سے اپیل کنندہ کی اس دلیل کو شدید نقصان پہنچے گا کہ مدعاعلیہ کے مبینہ رقم کی وصولی کے دعوے کو حد کی مدت تک روک دیا گیا تھا کیونکہ اس بات کی نشاندہی کی گئی تھی کہ مذکورہ رقم کی وصولی کے لئے کارروائی کی وجہ سال 1975 میں پیدا ہوئی تھی اور ترمیمی درخواست 30.3.1986 کو دائر کی گئی تھی۔

آخر میں یہ کہا جانا چاہئے کہ ایسے معاملوں میں ضابطہ دیوانی کی دفعہ 151 کے تحت عدالت کے داخلی دائرہ اختیار کو استعمال کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ یہ ضابطہ اخلاق کے تحت طے شدہ طریقہ کار کو کالعدم کردے گا۔

معاملے کے پیش نظر، اپیل کو اخراجات کے ساتھ منظور کیا جاتا ہے۔کیرالہ عدالت عالیہ کی جانب سے سی آر پی نمبر 494/87 میں جاری کردہ حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور ٹرائل کورٹ کے ذریعے جاری کردہ حکم کو بحال کیا جاتا ہے۔

آر۔کے۔ایس

اپیل کی منظوری دی جاتی ہے۔

Meraj U Din Sofi
2024.10.09 17:20
I am the author of this document